شریعت اسلامی اور دیگر الہامی مذاہب میں قانون زکوٰۃ کا تقابلی جائزہ

The law of Zakat in Islamic law and other divine religions: A comparative Study

ڈاکٹر سیما* ڈاکٹر حشمت بیگم**

ISSN (P) 2664-0031 (E) 2664-0023

DOI: 10.37605/fahmiislam.v4i2.253

Received: August 21,2021
Accepted: Dec 28, 2021
Published: Dec 30,2021

Abstract

Islam wants to fulfill basic economic needs of everyone in the society as the absence of basic needs lead to different type of crimes. The Zakat is considered by Muslims to be an act of piety through which one expresses concern of the well-being of fellow Muslims, as well as preserving social harmony between the wealthy & poor.

The concept of zakat was even present before the advent of Islam in the revealed religions, but its principles and methods were different. In this article, comparison of Zakat in Islamic system is being made with other religions to show similarities and differences among them.

Keywords: Economic Needs, Zakat, revealed religions, similarities, differences

انسان کو سب سے محبوب اور عزیز چیز مال ہے اسی وجہ سے قرآن مجید نے مال کو فتنہ قرار دیا ہے قرآن مجید میں اللہ تعالی فرماتا ہےأَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ[1] کیونکہ بعض اوقات انسان محبوب اشیا کی وجہ سے احکام الہی کو پس پشت ڈال کر بہت سی اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہوتے ہیں زکواة انسان کے دل سے مال کی محبت کو کم کرکے نیکی کی راہ پر گامزن کرتا ہے قرآن میں دوسری جگہ ہےوَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ[2] اور جو اپنے دل کو حرص اور لالچ سے بچائے گا وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔زکواة دینے سے دولت چند ہاتھوں میں جمع نہیں رہتی بلکہ معاشرے میں گردش کرتی ہے کیونکہ ہر اقتصادی نظام کے حسن وقبح کا دارومدار اس کے نظام تقسیم دولت پر ہے اگر تقسیم کی راہیں عوام کی طرف ہوں تو عوام خوش ہونگے اور اگر بر خلاف ہوں تو عوام پریشان اور غربت زدہ ہونگے ۔

* لیکچرار، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامیات، شہید بینظیر بھٹو وومن یونیورسٹی، پشاور۔

** اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامیات، شہید بینظیر بھٹو وومن یونیورسٹی، پشاور۔

جہاں تک انسانی اخوت اور بہتر انسانی زندگی کا تصور موجود ہے وہاں غربت کے مسئلے کو ختم کرنے کا تصور بھی موجود ہے کیونکہ مسئلہ غربت کو ختم کیے بغیر انسانی اخوت اور بہتر انسانی زندگی کا تصور ممکن نہیں۔ بھوک غربت اور افلاس ہمیشہ جرائم کے ارتکاب کا سبب بنتے ہیں جس قوم میں غربت کی شرح زیادہ ہوتی ہے عموماً اس قوم میں جرائم کی کثرت بھی زیادہ ہو گی اور لوگ مالی تنگی کی وجہ سے مختلف جرائم جیسے چوری ڈاکہ زنی وغیرہ میں ملوث ہوتی ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے امیروں پر زکواۃ فرض کی ہے تاکہ غریبوں کی مالی ضروریات کی تکمیل ہو سکے۔ حدیث میں ہے:"**أن الله افترض عليهم صدقة فى أموالهم تؤخذ من أغنيائهم وترد فى فقرائهم**[3]"

اس غیر معمولی اہمیت اور افادیت کی وجہ سے زکوٰۃ کا حکم نا صرف اسلام بلکہ پچھلے تمام انبیاء کرام اور ان کی شریعتوں میں موجود تھا۔ نصاب زکوٰۃ، مقدار زکوٰۃ اور مصرف زکوٰۃ کی صورتیں مختلف رہی ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال کا کچھ حصہ خرچ کرنے کا قدر سب میں مشترک تھا۔ جیسا کہ قرآن مجید کی آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کے ساتھ برابر زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ سورۃ انبیاء میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے صاحبزادے حضرت اسحٰق علیہ السلام اور پھر ان کے صاحبزادے حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ[4]

”اور ہم نے ان کو امام بنادیا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے اور ہم نے انہیں بذریعہ وحی نیک کاموں کی اور نماز قائم کرنے کی اور ادائیگی زکواۃ کی ہدایت کی اور وہ ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔“

حضرت اسماعیلؑ کے متعلق قرآن مجید میں ہے۔

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا[5]

"اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکواۃ کا حکم دیتا تھا اور وہ رب ذوالجلال کے نزدیک ایک پسندیدہ انسان تھے"۔

اس طرح حضرت عیسیٰؑ کے حوالے سے ہے:

وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا[6]

"اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا جب تک میں زندہ ہوں۔"

اسلامی شریعت میں ایتاء زکواۃ

شریعت اسلامی کی ارکان خمسہ میں سے ایک رکن زکواۃ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ جل جلالہ نے اس کا تذکرہ 82 مقامات پر فرمایا ہے۔ جابہ جا نماز کے ساتھ زکواۃ کا حکم ہے۔ زکواۃ کو ناداروں اور مسکینوں کا حق قرار دے کر جہاں اس کی ادائیگی پر زور دیا ہے وہاں اسے مؤمنین کی صفات میں شامل کر کے اخلاقی طور پر غریبوں ،مسکینوں اور ناداروں کے ساتھ حسن سلوک اور مدد کرنے کی نصیحت بھی کی ہے۔اور عدم ادائیگی پر سخت وعیدیں بھی سنائی ہے۔ ارشاد ہے:

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ[7]

"اور ان کے مالوں میں سے سائلوں اور محروموں کا حق ہے۔"

اسی طرح اللہ تعالی نے مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ[8]

"جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکواۃ کی ادائیگی کرتے ہیں اور روز آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔"

قرآن مجید میں دوسری جگہ ہے

وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ [9]

"اور وہ اپنی زکواۃ کی ادائیگی کرنے والے ہیں۔"

اور اس کے ساتھ اہل کتاب کے عامۃ الناس کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ[10]

"مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس (راہ راست) کا بیان واضح طور پر آچکا تھا اور ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں۔ اپنے دین کو اس کے لیے خالص کر کے بالکل یکسو ہو کر، اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں یہی صحیح اور راست دین ہے۔"

انفاق فی سبیل اللہ میں بخل کرنے والے اور زکواۃ کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالی نے سخت وعید فرمائی ہے۔

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ () يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ[11]

"اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادے۔ جس دن اس مال کو دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اس کے ساتھ ان کی پیشانیوں اور ان کے پہلوؤں اور ان کی پیٹھوں پر داغ لگایا جائے گا یہ وہ مال ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا سو اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے اس ایات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مال جمع کرنے والوں کے لئے سخت سزا کی خبر سنائی ہے۔"

دوسری جگہ ہے

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[12]

اور وہ لوگ جو اس میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا یہ خیال نہ کریں کہ یہ ان کے لئے اچھا ہے بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے روز قیامت وہی ان کے گلے کا طوق بنایا جائے گا جس میں وہ بخل کرتے ہیں۔

اس آیت کے ضمن میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالاً، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ شُجَاعاً أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ يَأْخُذُ بلَهْزَمَتَيْهِ، يَعْنِي: شِدْقَيهِ، يَقُولُ: أَنَا

مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ۔[13]

رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکواۃ ادا نہیں کی تو اس کا مال پرانے سانپ کی شکل میں اس کے پاس لایا جائے گا جس کے سر کے پاس دو چتیاں ہوں گی روز قیامت اس کا طوق بنایا جائے گا پھر اس کے دونوں جبڑوں کو ڈسے گا اور کہے گا میں ہوں تیرا مال اور میں ہوں تیرا خزانہ۔

بائبل میں ایتاءزکواۃ

اسلام کی طرح تمام الہامی مذاہب غریبوں کے ساتھ حسن سلوک پر خصوصی توجہ دیتا ہے اور دنیا میں جتنے بھی انبیا کرام تشریف لائے ہیں سب نے غریبوں کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی مدد کرنے کی نصیحت کی ہے۔ امثال میں ہے:

مسکین کی ہر طرح مدد کرنا ضروری ہے کیونکہ مسکین پر ظلم کرنے والا اس کے خالق کی اہانت کرتا ہے لیکن اس کی تعظیم کرنے والا محتاجوں پر رحم کرتا ہے[14]

اسی طرح جو مسکینوں پر رحم کرتا ہے خداوند کو قرض دیتا ہے۔[15] اسی طرح جو اپنے فائدہ کے لئے مسکین پر ظلم کرتا ہے اور جو مالدار کو دیتا ہے یقیناً محتاج ہو جائیگا۔[16] اور مسکین پر ظلم کرنے والا کنگال موسلا دھار مینہ ہے جو ایک دانہ بھی نہیں چھوڑتا ہے[17] اسی طرح دولت مند ہونے کے لئے جلدی کرنا سزا سے نہیں چھوٹیگا۔[18] کنگال اور مسکین پر رحم کرنے والا مبارک ہے[19]۔ جو ناجائز سود اور نفع سے اپنی دولت بڑھاتا ہے اور مسکینوں پر رحم نہیں کرتا اور جو کان پھیر تالیتا ہے کہ وہ شریعت کو نہ سنے اس کی دعا بھی نفرت انگیز ہے[20] اور جو مسکینوں کو دیتا ہے محتاج نہ ہو گا لیکن جو آنکھ چراتا ہے بہت ملعون ہو گا۔[21] قرآن کی طرح بائبل میں بھی مومنین کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ مسکینوں کے معاملے کا خیال رکھتا ہے[22]

عہد نامہ قدیم میں زکواۃ کے لئے دہ یکی کا لفظ استعمال ہوتا ہے دہ یکی سے مراد دس میں سے ایک یعنی آمدنی کا دسواں حصہ دہ: دس یکی۔ ایک یعنی خدا کے لئے اپنی آمدنی یا پیداوار کا دسواں حصہ وقف کرنا دہ یکی کہلاتا ہے۔[23] قرآن کی طرح بائبل میں بھی مال و دولت کو جمع کرنے اور زکواۃ نہ دینے کی ممانعت آئی ہے: "جو اپنے مال پر بھروسا کرتا ہے گر پڑیگا"۔[24]

انجیل میں ہے:

"اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے اور جہاں چور نقب لگاتے ہیں اور چراتے ہیں بلکہ اپنے لیے آسمان پر مال کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ اور نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں کیونکہ جہاں تیرا مال ہے وہیں تیرا دل بھی لگا رہے گا"۔[25] "میرا خدا اپنی دولت کے موافق جلال مسیح یسوع میں تمہاری ہر ایک احتیاج رفع کرے گا"۔[26] ضروریات کو پورا کرنا خدا کے ذمے ہے۔

متی میں ہے:

"میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی جان کی فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے اور نہ اپنے بدن کی کہ کیا پہنگے کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں اور نہ کاٹتے نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں تو بھی تمہارا آسمانی باپ ان سب کو کھلاتا ہے۔ کیا تم ان سے زیادہ قدر نہیں رکھتے۔[27]

دوسری آیت میں ہے:

"پوشاک کے لئے کیوں فکر کرتے ہوں جنگلی سوسن کے درختوں کو غور سے دیکھو کہ وہ کس طرح بڑھتے ہیں وہ نہ محنت کرتے ہیں نہ کاتتے ہیں تو میں بھی تم سے کہتا ہوں کہ مسلمان باوجود اپنی ساری شان وشوکت کے ان میں سے کسی کی مانند ملبس نہ تھا جب خدا میدان کی گھاس کو جو آج ہے اور کل تنور میں جھونکی جائیگی ایسی پوشاک پہناتا ہے تو اے کم اعتقادو تم کو کیوں نہ پہنائیگا اس لئے فکر مند ہو کر یہ نہ کہو کہ ہم کیا کھائینگے یا کیا پینگے یا کیا پہنگے کیوں ان سب چیزوں کی تلاش میں غیر قومیں رہتی ہے اور تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تم ان سب چیزوں کے محتاج ہوں بلکہ تم پہلے اس کی بادشاہی اور اس کی راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تم کو مل جائیگی پس کل کے لئے فکر نہ کرو کیونکہ کل کا دن اپنے لئے آپ فکر کریگا آج کے لیے ہی کا دکھ کافی ہے۔[28]

متی کے ان ایتوں کا مختصر یہ ہے کہ ضروریات انسانی کو پورا کرنا اللہ کے ذمے ہیں نہ کسی اور کے ذمے اس لیے انسان کو تمام ضروریات سے بے فکر ہو کر صرف رضائے الٰہی کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اور اسلام کا اصول کہ زکواۃ دینے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہے یہ اصول عہد نامہ قدیم میں بھی ہے کہ دہ یکی دینے سے مال کم نہیں بلکہ برکت رہتا ہے اور زمین کا فصل کیڑے مکوڑوں سے محفوظ رہتا ہے بائبل میں ہے۔

"رب الافواج فرماتا ہے کہ دہ یکی دینے پر میں تم پر آسمان کے دریچوں کو کھول کر برکت برساتا ہوں یہاں تک کہ تمہارے پاس اس کے لئے جگہ نہ رہے۔ اور میں تمہاری خاطر ٹڈی کو ڈانٹونگا اور وہ تمہاری زمین کے حاصل کو برباد نہ کریگی اور تمہارے تاکستان کا پھل کچا نہ جھڑ جائیگا"[29]۔

اسلام اور بائبل کے مطابق اموال نصاب اور مصارف زکواۃ

سب سے پہلے اسلام نے زکواۃ کی فرضیت کے لئے چند شرائط رکھی ہیں جن کا ہونا ضروری ہے:

الزكاة واجبة على الحر العاقل البالغ المسلم إذا ملك نصابا ملكا تاما وحال عليه الحول[30] یعنی زکواۃ واجب ہے آزاد پر۔ یعنی غلام پر زکواۃ نہیں، عاقل پر یعنی مجنون پر زکواۃ نہیں، بالغ پر یعنی نابالغ پر زکواۃ نہیں، مسلمان پر یعنی کافر پر زکواۃ نہیں، جب اس کے پاس مکمل نصاب مال موجود ہو اور اس پر سال گزر جائے۔

اسلام میں اموال اور نصاب زکواۃ مندرجہ ذیل ہے:

سونا اور چاندی کا نصاب:

مائتا درهم أو عشرون مثقالا ذهبا فصاعدا[31] (دوسو درہم یا بیس مثقال سونا یا اس سے زیادہ پر زکواۃ ہے) حدیث مبارکہ میں ہے:

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه : أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال (ليس فيما دون خمسة أوسق من التمر صدقة وليس فيما دون خمس أواق من الورق صدقة وليس فيما دون خمس ذود من الإبل صدقة [32]

(پانچ وسق سے کم کھجوروں میں صدقہ واجب نہیں پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں صدقہ نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں پر صدقہ ہے) اگر زیور جوہرات یا موتیوں کا ہو اس پر کسی حال میں زکواۃ نہیں اس کے متعلق حدیث مبارک ہے:

أما ما كان من حلي جوهر ولؤلؤ فليست فيه الزكاة على كل حال وأما ما كان من حلي ذهب أو فضة ففيه الزكاة [33]

استعمال کی چیزوں پر زکواۃ

زمین رہنے کا مکان اور استعمال کی جانے والی چیزیں اور جواہرات، ترکاریاں، سبزیاں پھل وغیرہ پر زکواۃ نہیں ہے۔ مختصراً اسلام نے ایسے چیزوں پر زکواۃ فرض کی ہے جو جلدی خراب ہونے والی نہ ہوں اور کچھ عرصے تک محفوظ رہ سکے اور یہ جلدی خراب ہونے والی اور محفوظ نہ رکھنے والی اشیا پر زکواۃ فرض نہیں ہے۔

اسلام میں بھی عشر ہے عشر کا مطلب بھی دسواں حصہ ہے لیکن اصطلاح میں اس سے مراد پیداوار کی زکواۃ ہے وہ زمین جو بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہوں اس میں شرح دس فیصد رکھی گئی ہے عشر رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی پیداوار میں محنت کا پھل نسبتاً کم ہوتا ہے۔ اور وہ زمین جو محنت سے سیراب ہوتی ہوں یعنی کنوئیں سے یا آب پاشی پانی کھینچ کر کی گئی ہو اس کی پیداوار کا بیسواں حصہ دینا ہے۔

عشر اور نصف عشر کے بارے میں حدیث مبارک ہے۔

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال « فيما سقت السماء والعيون أو كان عثرياً العشر ، وما سقي بالنضح نصف العشر» [34] جو زمین بارش سے سیراب ہوتی ہو یا چشمے پانی دیں یا عشری زمین ہو (تروتازہ ہو یا نیچے سے تراوت حاصل کرے) اس میں دسواں حصہ ہے اور جس زمین کو کنوئیں وغیرہ سے سیراب کیا جائے تو اس میں نصف عشر (بیسواں) ہے۔

مختلف جانوروں کی شرح زکوٰۃ:

زکواۃ مویشی بھی اس وقت واجب ہو گی جب مال مویشیوں کی تعداد نصاب تک پہنچ جائے۔

(یہ فرض صدقہ (زکوٰۃ) ہے جو رسول پاک ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے اور جس کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے رسول پاک ﷺ کو حکم دیا ہے اس لیے جس مسلمان سے اس کے مطابق طلب کیا جائے تو وہ دے دے اور جس سے اس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے چوبیس اونٹوں اور اس سے کم میں ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری دے اور جب 25 سے 35 تک ہو جائے تو اس میں ایک مادہ بنت مخاض (ایک سال کی اونٹنی)

دے اور چھتیس سے پینتالیس تک ایک مادہ بنت لبون (دو سال کی اونٹنی) دے اور جب چھیالیس ہوں تو اکسٹھ تک ایک حصہ (چار سال کی اونٹنی) جو جفتی کے قابل ہو دے اکسٹھ سے پچھتر تک ایک جذعہ (پانچ سال کی اونٹنی) دے اور چھہتر سے نوے تک دو بنت لبون اکیانوے سے ایک

سو بیس تک دو حقہ جفتی کے قابل دے اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ دے اور جس شخص کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں تو اس پر زکواۃ نہیں ہے مگر یہ اس کا مالک دینا چاہے اور جب پانچ اونٹ ہوں تو ایک بکری واجب ہے اور چرنے والی بکریوں کی زکواۃ میں چالیس سے ایک سو بیس تک میں ایک ایک بکری واجب ہے اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو دو سو تک میں دو بکریاں، دو سو سے تین سو تک میں تین بکریاں اور جب تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو پر ایک بکری دینی ہو گی اور جس شخص کی چرنے والی بکریاں اگر چالیس سے ایک بھی کم ہو تو اس میں زکواۃ واجب نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا مالک دینا چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکواۃ ہے اگر کسی شخص کے پاس نوے درہم ہوں تو اس میں کچھ زکواۃ نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا مالک دینا چاہے)۔[35]

زکواۃ کی شرح اونٹوں میں پانچ سے شروع ہوتی ہے بکریوں میں چالیس سے شروع ہوتی ہے اسی طرح گائے میں زکواۃ تیس سے شروع ہوتی ہے۔اسلامی تعلیمات کے مطابق زکواۃ کن کو دی جائے گی؟ سورۃ التوبہ میں ایک سارے مصارف ایک بیان ہوئے ہیں:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ[36]

(یہ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں اور اُن لوگوں کے لیے جو صدقات کے کام پر مامور ہوں، اور اُن کے لیے جن کی تالیف قلب مطلوب ہو۔ نیز یہ گردنوں کے چھڑانے اور قرض داروں کی مدد کرنے میں اور راہ خدا میں اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کے لیے ہیں۔ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا و بینا ہے۔)

جہاں تک عہد نامہ قدیم کا تعلق ہے تو بنی اسرائیل کے مقدس کتاب میں بنی اسرائیل کے لئے حکم تھا کہ وہ اپنی ساری آمدنی کا دہ یکی دیا کریں یعنی فصلوں، پھلوں اور مال مویشی کا دسواں حصہ خدا کے لئے الگ کیا کرے۔ گویا دہ یکی درج ذیل چیزوں پر واجب ہے:

1۔ ساری زمین کی پیداوار پر چاہے کھیت کی ہو یا درخت کی۔ "اور زمین کی پیداوار کی ساری دہ یکی خواہ وہ زمین کے بیج کی یا درخت کے پھل کی ہو خداوند کی ہے اور خداوند کے لئے پاک ہے"[37]

2۔مال مویشی: عہد نامہ قدیم میں پھلوں کی پیداوار کی طرح جانوروں میں بھی دس کے بعد والا جانور خداوند کے لئے شمار ہو گا بائبل میں ہے۔ گائے، بیل اور بھیڑ بکری یا جو جانور چرواہے کی لاٹھی کے نیچے سے گزر تا ہو ان کی دہ یکی یعنی دس پیچھے ایک ایک جانور خداوند کے لئے پاک ٹھہرے[38]۔

دہیکی کس کو یا کہاں دینی چاہیے؟

اور اپنے گوندھے ہوئے آٹے اور اپنی اُٹھائی ہوئی قربانیوں اور سب درختوں کے میووں اور مے اور تیل میں سے پہلے پھل کو اپنے خدا کے گھر کی کوٹھریوں میں کاہنوں کے پاس اور اپنے کھیت کی دہ یکی لاویوں کے پاس لایا کریں۔ کیونکہ لاوی سب شہروں میں جہاں ہم کاشتکاری کرتے ہیں دسواں حصہ لیتے ہیں۔ اور جب لاوی دہ یکی لیں تو کوئی کاہن جو ہارون کی اولاد سے ہو لاویوں کے ساتھ ہو اور لاوی دہ یکیوں کا دسواں حصہ ہمارے خدا کے بیت المال کی کوٹھریوں میں لائیں۔ کیونکہ بنی اسرائیل اور بنی لاوی اناج اور مے اور تیل کی اُٹھائی ہوئی قربانیوں اُن ظروف اور خدمت گذار کاہن اور دربان اور گانے والے ہیں اور ہم اپنے خدا کے گھر کو نہیں چھوڑینگے[39]

"پوری دہ یکی ذخیرہ خانہ میں لاؤ تاکہ میرے گھر میں خوارک ہو"[40]۔

درج بالا آیات کی روشنی میں دہ یکی خداوند کے خادموں کو دینی چاہیے اور وہ خداوند کے گھر کے خزانہ میں جمع کریں۔یہودی نظام کے مطابق بیت المال ہوتا تھا جہاں پر لاوی وکاہن لوگوں سے محصول ہونے والی دہ یکیوں ونذرانوں کو جمع کرواتے تھے) بیت المال (چرچ کا خزانہ) سے کن لوگوں کی مدد ہونے چاہیے؟ یا بیت المال کی انتظامیہ کن کاموں میں اِس رقم کا استعمال کرے؟ درج بالا آیات کے مطابق:

1. ۔لاوی، کاہن، کلام کی منادی کے لئے: مُراد خادم الدین

2. ۔یتیم
3. ۔بیوہ
4. ۔مسافر، پردیسی
5. ۔غریب لوگ
6. ۔خدا کے گھر کے واسطے [41]

جہاں تک عہد نامہ جدید کا تعلق ہے بہت سے مسیحی لوگ دہ یکی کے معاملے میں کشمکش میں مبتلا ہیں۔ کچھ کلیسیاؤں میں دہ یکی دینے پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے اور بعض اس پر عمل کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک دہ یکی دینا یہ پرانے عہد نامے کا ایک تصور ہے۔ جدید عہد نامہ کے مطابق دہ یکی دینا یا خداوند کے لئے خوشی اور برکت کا باعث ہوتا ہے و اسے ایک شخص کی کی آمدنی کے لحاظ سے سب کچھ طے کیا گیا ہے۔ جس کے بارے میں بائبل میں بھی لکھا ہے۔

”:ہفتہ کے پہلے دِن تُم میں سے ہر شخص اپنی آمدنی کے مواقف کُچھ اپنے پاس رکھ چھوڑا کرے تاکہ میرے آنے پر چندے نہ کرنے پڑیں“[42]۔بہت سے گرجا گھروں میں پرانے عہد نامے کے لحاظ سے 10 فیصد ہی لی جاتی ہے۔

عہد نامہ جدید کے تعلیم کے مطابق ہی دینی چاہئے کیونکہ یسوع مسیح اور ان کے شاگردوں کے تعلیمات میں دہ یکی دینے کی ترغیب دی گئی ہے۔بلکہ انسان کا یہ عمل خدا کی شکر گزاری کا اظہار ہے۔”جِس قدر ہر ایک نے اپنے دِل میں ٹھہرایا ہے اُسی قدر دے۔ نہ دریغ کرکے اور نہ لاچاری سے کیُونکہ خُدا خُوشی سے دینے والے کو عزیز رکھتا ہے“[43]۔

حولان حول:

جس طرح اسلام میں مال زکواۃ پر سال کا گذرنا شرط ہے اس طرح دہ یکی پر بھی سال کا گزرنا شرط ہے۔ حدیث مبارک ہے:

"عن النَّبي صلى الله عليه وسلم: «ليس في مال زكاة حتى يحول عليه الحول"[44]

مال میں زکواۃ نہیں یہاں تک کہ اس پر سال گزر جائے۔

عہد نامہ قدیم کی رو سے دہ یکی کے ایک قسم پر سال کا گزرنا شرط ہے۔ بائبل میں ہے۔

"تو اپنے غلہ میں سے جو سال بہ سال تیرے کھیتوں میں پیدا ہو دہ یکی دینا۔ [45]"

خلاصہ کلام

1۔ قرآن مجید کی واضح آیتوں کی طرح بائبل کی آیتیں بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ سابقہ امتوں پر بھی زکواۃ فرض تھی۔

2۔ بائبل کے مطابق زمین کی ساری پیداوار چاہے وہ زمین کی بیج یا درخت کے پھل کی ہو اس پر دہ یکی فرض ہے جبکہ اسلام میں جلد خراب ہونے والے ترکاریوں پھلوں اور سبزیوں پر زکواۃ نہیں ہے۔

3۔ شریعت اسلامی میں عام استعمال کی چیزوں ہیرے جواہرات اور موتیوں پر زکواۃ نہیں ہے جبکہ سونا چاندی اور پیسوں پر شرح زکواۃ مختلف ہے بائبل میں اس طرح کا کوئی نصاب نہیں ہے۔

4۔ اسلام میں بارانی زمین اور نہری زمین پر شرح زکواۃ مختلف ہے جبکہ عہد نامہ قدیم میں ہر چیز پر دہ یکی ہے۔

5۔ اسلامی قانون نصاب میں تمام جانوروں خواہ اونٹ ہوں بکری ہو یا گائے ہو دس کے بعد ایک جانور بطور زکواۃ دینا ضروری ہے جبکہ اسلام میں جانوروں کی شرح زکواۃ مختلف ہے۔

6۔ اسلام اور عہد نامہ قدیم کی رو سے زکواۃ کی فرضیت کے لئے حولان حول (ایک سال کا گزرنا) ضروری ہے۔

7۔ عہد نامہ جدید کے مطابق دہ یکی کی فرضیت میں اختلاف ہے۔ بعض مسیحی اسے عہد نامہ قدیم کا حکم سمجھتے ہوئے صرف عیسی علیہ السلام اور ان کی شاگردوں کی اخلاقی تعلیمات پر محمول کرتے ہیں۔

مختصر یہ کہ تمام قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور بائبل کی آیات ظاہر کرتی ہیں کہ اسلام سے پہلے دیگر مذاہب میں زکواۃ کی ادائیگی فرض تھی البتہ طریقوں اور نصاب میں فرق تھا اسلام کا طریقہ زکواۃ قرآن مجید و حدیث مبارکہ سے ماخوذ ہونے کی وجہ سے نہایت ہی مربوط، متوازن اور مبنی بر اعتدال ہے جس سے ایک طرف غریبوں کی مالی امداد مطلوب ہے تو دوسری طرف امیروں کی اخلاقی اصلاح بھی مقصود ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1] الانفال:۲۷

Al-Anfa`l:27.

[2] حشر:۹

Hashr:9.

[3] سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی زکواۃ السائمۃ، ج ۱، ص۴۹۸، رقم حدیث ۱۵۸۴(ب) سنن الترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی کراھیۃ اخذ خیار المال فی الصدقۃ، ج۳، ص۲۱، رقم حدیث ۶۲۵(ج) صحیح بخاری میں ہے۔ ان اللہ افترض علیھم صدقۃ فی اموالھم توخذ من اغنیا ئھم وترد علی فقرا ئھم۔ (☆) البخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، ج ۲، ص۵۰۵، رقم حدیث ۱۳۳۱(د) صحیح مسلم میں ان الفاظ کے ساتھ ہے۔ ان اللہ قد فرض علیھم زکاۃ توخذ من اغنیا ئھم فترد د علی فقرا ئھم (☆) صحیح مسلم، کتاب الایمان باب الدعا الی شھادتین وشرائع الاسلام، ج 1، ص۵۰، رقم حدیث ۳۱۔(۱۹)۔

Abu Dao`d,Sulaiman Ibn Al-Ashas,Sunan Abi Daod,Kitab Al-Zakat.Al-Imam Al-Tirmizi,Suanan Al-Tirmizi,Kitab Al-Zakat.Al-Imam Al-Bukhari,Saheh Al-Bukhari,Kitab Al-Zakat.Al-Qushairi`,Muslim Bin Hajjaj Al-Qushairi`,Kitab Al-I`man.

[4] الانبیا:۷۳

Al-Anbia`:73.

[5] مریم:۵۴

Maryam:54.

[6] مریم:۳۱

Maryam:31.

[7] الزاریات:۱۹

Al-Zaria`t:19.

[8] النمل:۴

Al-Namal:4.

[9] المومنون:۴

Al-Mo`minon:4.

[10] البینۃ:۵

Al-Bayyenah:5.

[11] ۔التوبۃ:۳۴،۳۵

Al-Taubah:34,35.

[12] آل عمران:۱۸۰

A`l e Imran:180.

[13] امام بخاری، البخاری، کتاب التفسیر، باب تفسیر سورۃ آل عمران، ج۴، ص۱۶۶۳، رقم حدیث۴۲۸۹

Al-Imam Al-Bukhari,Saheh Al-Bukhari,Kitab Al-Tafsi`r.

[14] ۔امثال۱۴:۱۳

Al-Amsa`l:13,14.

[15] امثال۱۷:۱۹

Al-Amsa`l:17,19.

[16] امثال۱۶:۲۲

Al-Amsa`l:16,22.

[17] امثال۳۰:۲۸

Al-Amsa`l:28,30.

[18] امثال۲۰:۲۸

Al-Amsa`l:20,28.

[19] امثال۲۱:۱۴

Al-Amsa`l:14,21.

[20] امثال۹،۸:۲۸

Al-Amsa`l:9,8,28.

[21] امثال۲۷:۲۸

Al-Amsa`l:27,28

[22] امثال۷:۲۹

Al-Amsa`l:7,29.

[23] یونس عامر، لغات الکتاب، مسیحی اشاعت خانہ ۳۶، فیروزپور روڈ لاہور ۲۰۰۴، ص۱۷۴۔

Yunus A`mir,Lugha`t Al-Kutub,Mashi`hi Isha’t Khana 36,Lahore,2004.

[24] امثال۲۸:۱۱

Al-Amsa`l:11,28.

[25] متی۶:۱۹تا۲۱۔

Mata’a,6:19-21.

[26] فلپیوں۴:۱۹۔

Falpiyu,4:19.

[27] متی۶:۲۵،۲۶۔

Mata’a, 6:25,26.

[28] متی۶:۲۸تا۳۴۔

Mata’a, 6:28 – 34.

[29] ملاکی۳:۱۱۔

Mulaki , 3:11.

[30] المرغینانی، برہان الدین ابی الحسن علی بن ابی بکر الفرغانی، الھدایہ شرح بدایۃ المبتدی، مصر ۱۰۷۵، کتاب الزکاۃ، ج ۱، ص ۹۵

Al-Murghinani,Burhanuddin Abi Al-Hassan Ali Bin Abi Bakr,Al-Hidayah, Egypt,1075 AH.

[31] - مالک بن أنس، أبو عبد اللہ الأصبحي، موطأ الإمام مالک، تحقیق: د. تقي الدين الندوي، دار القلم - دمشق، الطبعة: الأولی ۱۴۱۳ھ- ۱۹۹۱م، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ المال، ج ۲، ص ۱۱۶

Ma`lik Bin Anas,Abu Abdallah Al-Asbahi`,Muatta Al-Imam Al-Malik,Dar Al-Qalam,Damuscus,1413 AH.

[32] البخاری، الجامع الصحیح المختصر، کتاب الزکاۃ، باب لیس فیما دون خمس ذود صدقۃ، ج ۲، ص ۵۲۹، رقم حدیث ۱۳۹۰

Al-Imam Al-Bukhari,Saheh Al-Bukhari,Kitab Al-Zakat.

[33] عبد اللہ الأصبحي، موطأ الإمام مالک، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الحلي، ج ۲، ص ۱۱۶۔

Ma`lik Bin Anas,Abu Abdallah Al-Asbahi`,Muatta Al-Imam Al-Malik,Dar Al-Qalam,Damuscus,1413 AH.

[34] البخاری، کتاب الزکاۃ، باب العشر فیما یسقی من الماء، ج 2، ص ۵۴۰، رقم حدیث ۱۴۲۱ (ب) محمد بن فتوح الحمیدی، الجمع بین الصحیحین البخاری ومسلم، ج ۲، ص ۱۹۹ ، رقم حدیث ۱۴۱۱ (ج) المعجم الصغیر میں ہے۔ فیما سقت السماء العشر وفیما سقی بالنضح نصف العشر)، الطبرانی، المعجم الصغیر، ج 2، ص ۲۳۵، رقم حدیث ۱۰۸۸ (د) المعجم الصغیر کی طرح سنن البیھقی میں بھی ہے۔ (☆) سنن البیھقی الکبری، کتاب زکاۃ، باب قدر الصدقۃ فیما اخرجت الارض، ج ۴، ص ۱۳۰، رقم حدیث ۲۸۱۷۔

Al-Imam Al-Bukhari,Saheh Al-Bukhari,Kitab Al-Zakat.Al-Hami`di, Muhammad Bin Fato`h,Al-Jama Bain Al-Sahehain.Al-Tabrani,Al-Mujam Al-Saghi`r. Al-Bayhaqi`,Sunan Al-Bayhaqi` Al-Kubra,Kitab Al-Zakat.

[35] البخاری، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الغنم، ج ۲، ص ۵۲۸، رقم حدیث ۱۳۸۶۔

Al-Imam Al-Bukhari,Saheh Al-Bukhari,Kitab Al-Zakat.

[36] التوبہ: ۶۰

Al-Taubah:60.

[37] احبار ۲۷: ۳۰

Al-Ahba`r:27,30.

[38] احبار ۲۷: ۳۲۔

Al-Ahba`r:27,32.

[39] نحمیاہ ۱۰: ۳۷ تا ۳۹۔

Nahmiyah, 10:37-39.

[40] ملاکی ۳: ۱۰

Mulaki , 3:10.

[41] استثنا ۱۴: ۲۶ تا ۲۹

Istisnaa, 14:26-29.

[42] ۱ کرنتھیوں ۱۶: ۲

Kurantiyon, 7:9.

[43] بحوالہ بالا۔

Ibid

[44] سنن البھیقی الکبری، کتاب الزکاۃ، باب لایعتد علیھم بما استفادوہ من غیر نتاجھا حتی یحول علیہ الحول، ج۴، ص ۱۰۴، رقم حدیث ۷۱۱۴۔ (ب) دار قطنی میں اس طرح ہے۔ ان رسول اللہ ﷺ قال: لیس فی مال المستفید زکاۃ حتی یحول علیہ الحول (☆) سنن دار قطنی، کتاب الزکاۃ باب وجوب الزکاۃ بالحول، ج ۲، ص ۹۰ مصنف ابن ابی شیبہ اس طرح ہے۔ قال لیس فی المال زکاۃ حتی یحول علیہ الحول (☆) ابن ابی شیبہ، المصنف فی الاحادیث والآثار، کتب الزکاۃ، باب المال یستفاد متی تجب فیہ الزکاۃ، ج ۲، ص ۳۸۶، رقم حدیث ۱۰۲۱۵۔

Al-Bayhaqi`,Sunan Al-Bayhaqi` Al-Kubra,Kitab Al-Zakat.Ali Bin Umar,Dar u Qutni`,Kitab Al-Zakat.Ibn e Abi Shaibah,Al-Musannaf Fi Al-Ahadi`s Wa Al-A`sar,Kitab Al-Zakat.

[45] استثنا ۱۴:۲۲۔

Istisnaa, 14:22.